مولای صل وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامد یہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اَور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اَللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

اِیمان کی علامات ۔ وسوسہ کا علاج

تین طلاقوں کا مطلب ''تین'' ہی ہوتا ہے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر75 سائیڈA 1987 - 08 - 30)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ سے ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے دَریافت کیا کہ مَا الْاِیْمَانُ اِیمان کیا ہے،تو مراد کیا تھی ؟ مراد اِیمان نہیں اِیمان تو وہ جانتے تھے مسلمان تو تھے،اُن کی مراد یہ تھی کہ علامت کیا ہے اِیمان کی یا یہ کہ اُنہوں نے واقعی پوچھا کہ اِیمان کیا ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے اُن کے جواب میں اَور بات بتلائی کیونکہ اِیمان تو وہ جانتے ہی تھے مسلمان تو وہ تھے ہی پکے تو اُن کو اَور بات ہی بتلانی مناسب تھی۔

تو آقائے نامدار ﷺ نے اُن کے جواب میں ''اِیمان'' کے بجائے ''علامتِ اِیمان'' بتائی کہ اِیمان کی علامت یہ ہے : اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَ تْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ جب تمہاری قلبی حالت یہ ہو کہ نیکی کرنے کے بعد تمہیں نیکی سے خوشی ہوتی ہو یعنی راحت اَور سکون نصیب ہوتا ہو،

نیکی کرنے کے بعد خوشی کا مطلب تکبر نہیں ہے بڑائی نہیں ہے کہ آپ خوش ہوں کہ اَب مجھے بڑائی کا موقع مِل گیا یہ مقصد نہیں ہونا چاہیے یہ مقصد ہے بھی نہیں بتلانے کا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اِنسان کی کیفیت ایسی ہوجاتی ہے کہ اَگر نماز نہ پڑھی ہو دیر ہو جائے رُکاوٹ پیدا ہوتی چلی جائے تو وہ چڑ چڑا ہو جاتا ہے کہتا ہے میں نے فرض پڑھ لیے ہیں اَور مجھے فلاں چیز پڑھنی باقی ہے اَور میں جلدی کرر ہا ہوں اَور یہ بیچ میں فلاں چیز پیش آگئی گھر میں بچے رونے لگے کچھ اَور ہو گیا تو اُس کی طبیعت پر بوجھ ہو رہا ہے کہ یہ بیچ میں نہ رہ جائے کہیں اَور جب پڑھ لیتا ہے تو طبیعت مطمئن ہوجاتی ہے جیسے کوئی خوشی کی بات اُس کو مِل گئی ہو خوشی کی بات سن لی ہو اُس نے، حالانکہ یہ وہ بات ہے کہ جو اُس کے اَور خدا کے دَرمیان ہے۔

اِسی طرح کوئی بیمار ہو گیا روزے نہیں رکھ سکا اللہ نے بخش رکھا ہے معاف کر رکھا ہے حتی کہ اگر کوئی بیمار ہے اَور بیماری ہی میں اِنتقال کر جائے رمضان کے بعد بھی بیمار ہی رہا تو معافی ہے کوئی بات ہی نہیں یعنی اللہ نے تو رُخصت دے رکھی ہے کہ نہ رکھے اَور وہ نہیں رکھتا لیکن طبیعت پر بوجھ رہتا ہے کہ دیکھو یہ میں ہمیشہ رکھتا تھا اَور اِس دفعہ نہیں رکھ سکا یا سب مسلمان رکھ رہے ہیں اَور میں نہیں رکھ سکا ایسے قصے آپ نے بہت سنے ہوں گے کہ جو پکے عامِل قسم کے مسلمان ہیں پکے روزہ دار ہیں اُن کو جب ایسی کوئی بیماری پیش آئی بڑھاپا پیش آیا ضعف پیش آگیا تو وہ روتے ہیں اِس بات پر کہ یہ میرا پہلا رمضان ہے جو میں ایسے ہوا یہ میرا پہلا روزہ ہے جو ایسے ہوا۔ اَور اگر وہ ٹھیک ہو جائیں اَور اَگلے دِن روزے کے قابل ہو گئے تو پھر اُنہیں جو خوشی ہو گی وہ (بھی ظاہر ہے)۔

دینی شعائر کی بے حرمتی اَور مذاق سے کافر ہو جاتا ہے :

اَب روزہ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ[1] ایک چیز ہے جو وہ جانتا ہے یا خدا جانتا ہے بلکہ ہر نماز کا اَور تمام چیزوں کا ایسا ہی بن جاتا ہے قریب قریب، کیا پتہ کہ اِس نے کپڑے پاک کیے ہیں یا ویسے ہی آگیا نماز پڑھنے، وضوء بھی کیا ہے یا بلا وضو ہی پڑھ رہا ہے بلا وضو پڑھنا کفر ہے، جانتے ہوئے ناپاکی سے پڑھنا کفر ہے کیونکہ اِس میں دین کا مذاق اُڑانا ہو گیا ایک طرح کا۔

---

[1] یعنی اللہ اَور بندہ کے دَرمیان معاملہ

تو اللہ تعالیٰ کے جو شعائر ہیں اَحکام ہیں یا علامتیں ہیں دین کی اُن تمام علامتوں کا اِحترام بھی ضروری ہے چاہے وہ علامتیں ''مقامات'' کی شکل میں ہوں جیسے مسجد جیسے کعبۃ اللہ اَور چاہے وہ ''اَحکام'' کی شکل میں ہوں جیسے کوئی اَذان دے رہا ہے اَور دُوسرا مذاق اُڑا رہا ہے تو کفر کا اَندیشہ ہے یہ نہیں کر سکتا، نماز پڑھ رہے ہیں لوگ اَور مذاق اُڑا رہا ہے کوئی تو بڑا مشکل ہے کہ یہ کہا جائے کہ وہ کیا ہے ؟ مسلمان ہے یا نہیں ہے مسلمان۔

دُوسری شکل یہ کہ پڑھتا نہیں ہے گناہگار سمجھتا ہے اَپنے آپ کو کہ میرا قصور ہے ایسی مثال بہت ملے گی یہ بہت بڑی تعداد ہے مسلمانوں کی جو نہیں کرتے عمل اَور کہتے ہیں کہ ہمارا قصور ہے ہم گناہگار بندے ہیں ہم ایسے ہیں ہم ویسے ہیں اَپنے ہی آپ کو برا کہتے ہیں مذاق اُڑانے کی جرأت نہیں کرتے۔

تو اللہ تعالیٰ کے شعائر جو ہیں جو مقدس چیزیں علامتِ دین بنادیں اُس نے، عبادتیں ہوں یا مقدس مقامات ہوں کسی کی بھی توہین نہیں کی جاسکتی اَور اَگر اُن کی تعظیم کوئی کر رہا ہے تو یہ دِل کے تقوے کی علامت ہے کہ دِل میں اِس کے تقوی ہے خدا کی یاد بسی ہوئی ہے خدا کی یاد بسے گی تو نافرمانی سے خوف ہوگا اَور فرمانبرداری کا ذوق ہوگا تو یہ تقوی ہے۔ گناہ سے بچنا اِس وجہ سے کہ خداوندِ قدوس کی یاد اُس کے دِل میں بس گئی ہے اَور وہ گناہ سے بچتا ہے تو یہ تقوی کی علامت ہے ﴿ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ﴾

رسول اللہ ﷺ نے صحابی کو جو جواب دیا وہ یہ ہے اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَ تْكَ سَيِّئَتُكَ جب تمہیں تمہاری نیکی سے خوشی ہوتی ہو اَور اَگر برا کام کرلو تو طبیعت پر بوجھ رہتا ہو کہ میں نے برا کام کیا، کئی کئی دِن اَفسوس رہتا ہے صدمہ رہتا ہے اُس کا تو اِرشاد فرمایا کہ بس پھر سمجھ لینا کہ تم مومن ہو فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ یہ کیفیت جو ہے یہ اَچھی ہے۔ مگر ناز تو نہیں، ناز تو پھر بھی منع ہے ایک خوشی کی چیز ہے بس، یہ بھی ایک خوشخبری ہے ایک طرح کی بشارت ہے ''بشارت'' کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے خوش ہونے کے قابل بات ہے یہ یعنی خدا کا شکر کرنے کے قابل بات ہے جب آپ کسی چیز پر خوش ہوتے ہیں تو شکر کرتے ہیں نا، کھانا کھاتے ہیں اَلحمدللہ کہتے ہیں ٹھنڈا پانی مل جائے پیاس شدید ہو طلب بھی ہو اُس کی تو خدا کا شکر کرتے ہیں تو اِسی طرح سے جب یہ حالت ہو کسی کی تو اُسے خدا کا شکر کرنا چاہیے۔

نتیجہ کا پتہ موت کے وقت چلے گا اِس لیے پہلے ناز نہیں کرسکتا :

مطلب یہ نہیں ہے کہ پھر مطمئن ہو جائے کہ بس جی میں تو ہو گیا پاس اِمتحان میں، اِمتحان (کے نتیجہ) کا وقت آیا نہیں اَور پاس کیسے ہو گیا ! یہ تو آج کا سبق یاد ہوا ہے سمجھ لیجیے، باقی (اِمتحان کا نتیجہ تو) وہ ہوگا جس دِن دُنیا سے رُخصت ہوگا تو جس دِن کام ٹھیک ہو گیا سمجھیے اُس دِن کا سبق یاد ہو گیا اَگلے دِن کا پتہ نہیں جب تک اِمتحان نہ ہو جائے اَور اِس دارُ الامتحان سے نہ نکل جائے اَور یہ پرچے مکمل ہو جائیں تو پھر ٹھیک ہے اَور وہ کسی کو پتہ ہی نہیں وہ تو رسول اللہ ﷺ (بذریعہ وحی) بتلا سکتے تھے کوئی اَور نہیں بتا سکتا اِس بات کو اَور جن کو آپ نے بتائی ہے یہ بات کہ تم ایسے ہو تم جنتی ہو میں نے تمہیں جنت میں دیکھا ہے بار بار بشارتیں دی ہیں تو اُن کی حالت کیا تھی ؟ اُن کی حالت یہ تھی کہ وہ پھر بھی ڈرتے تھے ! اِس لیے نہیں کہ اِیمان نہیں تھا معاذ اللہ اُن کا، اِیمان تھا مگر خدا کی معرفت (اُسی قدر) زیادہ حاصل ہو گئی تھی اَور جسے خداوندِ قدوس کی معرفت حاصل ہو جائے تو وہ پھر ڈرتا ہی ہے اللہ تعالیٰ سے، جتنا جان لے گا اُتنا ہی ڈرے گا۔

باقی اَب بعد کے حضرات کے لیے کیا ہے ؟ تو یہ ایک علامت بتا دی گئی وہ ایسی ہے کہ اُس زمانے میں بھی چلتی تھی اَور آج کے دَور میں بھی چلتی ہے اَور اُس کا نام کیا ہے "مُبَشِّرَاتْ" تاکہ ذرا مطمئن رہو مایوسی نہ ہونے پائے مایوسی منع ہے مایوسی کفر ہے۔ مایوسی کفر کیوں ہے ؟ اِس واسطے کہ اُس میں ایک صفت کا اِنکار لازم آتا ہے یعنی خدا کی "صفتِ رحمت" کا اِنکار گویا کر رہا ہے تو خدا کی کسی بھی صفت کا اِنکار کردے کوئی تو کافر ہو جائے گا مسلمان نہیں رہے گا۔

گناہ کیا ہے ؟

جب یہ اِرشاد ہوا وَسَاءَ تْکَ سَیِّئَتُکَ تمہاری برائی تمہیں بری لگے تو اِس کے بعد آقائے نامدار ﷺ سے اُن صحابی نے ایک اَور سوال کیا فَمَا الْاِثْمُ گناہ کیا ہے ؟ برائی پھر کیا ہے، اِس کی کیا علامت ہوگی ؟ تو اَب رسول اللہ ﷺ یا تو اُس کو بہت لمبی فہرست بتلاتے، یاد کراتے، بجائے

اُس کے ایک ضابطہ بتادیا کہ بس یوں سمجھ لو اِذَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ شَیْءٌ فَدَعْهُ [1] تمہارے دِل میں جس بارے میں تردّد ہوجائے تو وہ چھوڑ دو بس، تو جب تردّد ہوجائے تو سمجھ لو کہ اِس میں بہتری نہیں ہے، یہ حلال ہے یا حرام ہے مال، تردّد ہوجائے تو چھوڑ دو اُسے فَدَعْهُ، کئی اَور علامتیں اَور اِس طرح کے کلمات دُوسری جگہوں پر اَور آرہے ہیں، اِس قسم کے اَلگ ہیں ویسے جملے اَلگ ہیں کہیں اِرشاد فرمایا اَلْاِثْمُ مَاحَاكَ فِیْ صَدْرِكَ گناہ وہ ہے جس سے تمہارے دِل میں تردّد ہو دُکھڑ پُھکڑ ہو کہ پتہ نہیں کیا ہے کیا نہیں ہے مَاحَاكَ فِیْ صَدْرِكَ اَور وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ [2] اَور تم یہ بھی نہیں پسند کرتے کہ کسی کو پتہ چلے اِس بات کا کیونکہ جب برائی ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ خود اَپنا ظن غالب یہ ہے کہ یہ برائی ہے جب ظن غالب یہ ہے کہ یہ برائی ہے تو اُسے چھوڑ دینا چاہیے۔

مسئلہ کا اِعتبار ہوگا وسوسہ کا نہیں :

اَب بعض چیزوں میں ایسے ہوتا ہے آدمی کو کہ وسوسے ہوجاتے ہیں اُن کا اِعتبار نہیں ہے مسئلہ کا اِعتبار ہے، پوچھا جائے علماء سے سیکھ لیا جائے مسئلہ بس پھر ٹھیک ہے اَب اَگر مسئلہ معلوم ہونے کے بعد بھی تردّد رہتا ہے تو سمجھنا چاہیے کہ یہ وہم ہوگیا ہے جیسے کہ ہوتا ہے بہت سے لوگوں کو کہ وضو کرلی پھر دوبارہ کی اَور وضو کرنی شروع کی ہے اَور اِس میں مبتلاء ہوجاتے ہیں۔

مختلف قسم کے شیطان :

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلگ اَلگ قسم کے ہیں شیطان بھی جیسے اللہ نے فرشتے بنائے ہیں نا، اَعضائے اِنسانی کی حفاظت کے لیے جوڑوں کی حفاظت کے لیے، بس اِسی طرح سے شیطانوں کی بھی بڑی تعداد ہے اَور اُن کو خاص خاص قسم کی قوتیں حاصل ہیں تو ایک وہ ہے جو وسوسے ڈالتا ہے وَلَهَانْ [3] اُس کا نام بھی لیا گیا ہے یعنی اُن کی جنس کا اَور اُن کی برادری کا اُن کی قوم کا نام یہ ہے وَلَهَانْ

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۴۵

[2] مشکوۃ شریف کتاب الاداب رقم الحدیث ۵۰۷۳

[3] مشکوۃ شریف کتاب الطھارۃ رقم الحدیث ۴۱۹

تو اَب اُس میں تردّد ہو جاتا ہے اَور میں نے تو خود دیکھا ہے ایک عالم تھے اَور اِس چیز میں مبتلاء تھے عالم ہونے کے باوجود۔ تو ایک دفعہ میں نے وضو بھی کی نماز بھی پڑھی سلام پھیرا جب وضو کرنی شروع کی تھی تو بھی پاؤں دھو رہے تھے جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہو کر آئے ہیں تو بھی میں نے دیکھا وہ حوض پر بیٹھے ہوئے ہیں اَور پاؤں ہی دھو رہے ہیں اَبھی تک، اَور تہجد گزار تھے مجھے یہ خیال آتا ہے کہ سردیوں میں کیا ہوتا ہوگا ٹھنڈے پانی سے جب اِتنی دیر وہ کرتے ہوں گے یہ تو ٹب باتھ ہو گیا اچھا خاصا ممکن ہے مفید ہو جاتا ہو اُن کے لیے اِتنا لمبا چوڑا پانی میں رہنا بہت دیر تک، ہو سکتا ہے کہ مفید ہو جاتا ہو بہرحال ایک مشکل ہے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کسی ساتھی کو دیکھا تھا اُنہوں نے ایسے ہی کہ وہ اِنہی وسوسوں میں مبتلاء تھے تو وہ فرماتے تھے کہ وہ تالاب میں جا کر غوطہ لگاتے تھے نہانے کے لیے کیونکہ اَور جگہ تو اُن کو تردّد رہتا تھا پتہ نہیں پانی پہنچا ہے یا نہیں پہنچا اِس لیے نہاتے تھے تالاب میں نہر میں غوطہ لگا لیتے تھے اَور ساتھی کھڑا کر لیتے تھے پھر غوطہ لگانے کے بعد جب نکلتے تھے تو پوچھتے تھے کہ دیکھو میری کمر پر پانی پہنچ گیا ہے یا نہیں حالانکہ غوطہ لگانے کے بعد کمر پر پانی نہ پہنچنا اِس کا تو مطلب ہی کوئی نہیں، تو وہ یہ کرتے تھے۔ یہ جو چیزیں ہوں کیا یہ بھی اُس میں داخل ہیں مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ جو دِل میں تمہارے تردّد ہو تو یہ اُس میں داخل نہیں ہے یہ تو وہمیات میں داخل ہے کیونکہ شریعت نے بتا دیا ہے کہ تین دفعہ دھولو عضو اَور رسول اللہ ﷺ نے تو ایک ایک دفعہ بھی دھویا ہے اَور وضو ہوئی ہے اِس طرح سے اَور دو دو دفعہ بھی دھو کر وضو کر کے دِکھایا ہے اَور تین تین دفعہ بھی۔

خاص نبیوں کا وضوء :

اَور اِس طرح مکمل وضو کہ پاؤں بھی دھوئے جائیں مسح بھی ہو اِسے فرمایا کہ یہ میرا وضو ہے اَور مجھ سے پہلے جو اَنبیائے کرام گزرے تھے اُن کا وضو ہے، پچھلی اُمتوں میں پاؤں دھونے نہیں تھے، سر کا مسح نہیں تھا، ہو سکتا تھا یہ بوٹ پہنے رہیں اَور وضو ہو جائے اُتارنے ہی نہ پڑیں لیکن اَنبیائے کرام !

اَنبیائے کرام کا ہمیشہ یہ رہا ہے کہ وہ پاؤں بھی دھوتے تھے مسح بھی کرتے تھے تو اِرشاد فرمایا هٰذَا وَضُوْئِیْ وَ وُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ [1] مگر اِس طرح کہ جتنی چیز تر ہونی ہے وہ بتلا دی۔

وضو، غسل، اِستنجاء کے وسوسہ کا علاج :

اَب اِس کے بعد بھی اگر دِل میں تردّد رہتا ہے تو بالکل پرواہ نہ کرے بلکہ علاج کے طور پر بتایا گیا ہے بڑے بڑے حضرات کو معمولی دَرجے کے لوگ نہیں بہت بڑے بڑے حضرات کو کہ علاج اِس کا یہ ہے کہ تم سنت پر عمل کرلو اَور اَپنی نماز پڑھ لو اَب وہ جو وسوسے والا شیطان ہے وہ یہ دِل میں ڈالے گا کہ وضو ہی نہیں تھی نماز ہی نہیں ہوئی پھر جب تک تم یہ نہیں کہو گے کہ نہیں ہوئی تو بھی مجھے پرواہ نہیں ہے کیونکہ میں نے تو عمل کرلیا ہے رسول اللہ ﷺ کے اِرشاد پر اَور حدیث پر، تو جب تک یہ نہیں کہو گے اُسے جواب میں اَپنے نفس سے کیونکہ وہ نظر تو آنہیں رہا سامنے وہ تو دِل میں ڈال رہا ہے، تو اَپنے آپ سے ہی کہنا ہوا تو اَپنے آپ سے جب تک یہ نہیں کہو گے کہ کوئی پرواہ نہیں ہے نماز نہیں ہوئی ہے تو نہ سہی۔ سنت کے مطابق تو کرچکے ہو نا عمل اَب بھی یہ کہہ رہا ہے کہ نہیں ہوئی یعنی وسوسے میں ڈالنا چاہ رہا ہے تو اُسے جواب یہ دیا جائے اَپنے دِل کو کہ پرواہ نہیں ہے کوئی حرج نہیں ہے، نہیں ہوئی ہے تو نہ سہی، جب یہ کریں گے آپ تو ٹھیک ٹھاک ہوجائیں گے۔ وہ وسوسے وغیرہ سب جاتے رہیں گے اَور پھر تین دفعہ ہی پانی پھیرانے میں وضو سچ مچ ہوجایا کرے گا وہ تو حد بندی ہوگئی۔

ہاں کہیں ایسی جگہ پہنچا ہے جہاں کوئی عالم بھی نہیں ہے اَور خود تردّد ہے تو پھر چھوڑ دو۔ اَور جب عالم مِل گیا مسئلہ معلوم کرلیا اَور پتہ چل گیا کہ حرام ہے تو پھر چھوڑ دو، اَور پتہ چل گیا حلال ہے تو پھر اَب ٹھیک ہے حلال سمجھو، اَب بعد میں بھی جو تمہارے دِل میں دُکھڑ پھکڑ ہے اُس کا اِعتبار کوئی نہیں۔

بات وہ چلے گی جو شریعت سے ثابت ہوگئی اَور آپ کو عالم نے بتلا دیا آپ نے فتوی لیا فتوی کا جواب آگیا بس تردّد اَپنا رفع کردینا چاہیے بشرطیکہ فتوی لینے دینے میں بدنیت آپ نہ ہوں۔

---

[1] المُعجم الاوسط رقم الحدیث ۳۶۶۱

مسلک تو ہے حنفی ، دے دی ہے طلاق، اَب جا کر فتوی لیتے ہیں غیر مقلدوں سے اَور وہ دُنیا میں اَکیلے ہیں چاروں اِمام یہ کہتے ہیں کہ تین دفعہ طلاق دے، طلاق ہوگئی ایک شاخ نکلی ہے اِس طرح کی جو کہتے ہیں تین طلاقیں اگر ایک مجلس میں دے دیں تو تین نہیں ہوں گی ، باقی چاروں اِماموں کے نزدیک تین ہو جائیں گی کیونکہ تین کا لفظ ہے، نہ پونے تین پر بولا جا سکتا ہے نہ سوا تین پر بولا جا سکتا ہے وہ تو مکمل لفظ ہے۔ ایک مجلس میں دی ہے اِس لیے نہیں ہوگی یہ کوئی وجہ نہیں ہے۔

اِمام بخاریؒ کے نزدیک بھی ''تین'' کا مطلب ''تین'' ہے :

اَور روایات موجود ہیں بخاری شریف میں ہے خود اِمام بخاریؒ کا رُجحان یہی ہے اَور ترجمۃ الباب یعنی عنوان بھی اُنہوں نے یہی باندھا ہے۔

اَب یہ چیزیں جو ہیں اِس طرح کی آپ جانتے ہیں مگر جان بوجھ کر جاتے ہیں اُن کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لیے، یہ کیا کر رہے ہیں یہ خیانت کر رہے ہیں آپ خود خیانت کر رہے ہیں اَور یہ وہ گناہ نہیں چھوڑ رہے (جس کا ذکر اِس حدیث میں آیا ہے یعنی) مَاحَاكَ فِیْ صَدْرِكَ کیونکہ تمہارے دِل میں تردّد لازمًا ہوگا یہ نہیں ہے کہ اُدھر جا کر تمہیں شرحِ صدر ہو رہا ہے بلکہ تم دُنیا دار ہو اَور تم آخرت سے نہیں ڈر رہے تم دُنیا ہی کو سب کچھ سمجھ رہے ہو اِس لیے ایسا کرتے ہو۔

شیطانی مغالطہ ''غصہ کی طلاق'' :

اَب کہتے ہیں غصے میں دے دی ، بھئی خوشی میں کون دیتا ہے کوئی عید کے دِن آکر عیدی کے طور پر دیتا ہے بیوی کو طلاق ، وہ تو دی ہی جاتی ہے غصہ میں۔ اَور اَگر اُسے مسئلہ معلوم نہیں تھا تو تین کیسے دیں یہ کہتے ہیں کہ بھائی مسئلہ نہیں معلوم تھا اَرے بھائی مسئلہ نہیں معلوم تھا ، نکاح کا تھا معلوم یا نہیں ، نکاح کا معلوم تھا تو طلاق کا بھی معلوم ہوا اَور جب معلوم تھا تو ایک کا بھی معلوم تھا تین کا بھی معلوم تھا تو دی کیوں تو نے ، یہ ساری کٹ حجتیں ہیں یہ مَاحَاكَ فِیْ صَدْرِكَ میں بھی آتی ہیں اَور شعائر اللہ کی بے حرمتی میں بھی آتی ہیں بالکل۔

طلاق کے اَحکام جہاں ذکر کیے گئے وہاں قرآنِ پاک میں آیا ہے کہ یہ ''آیات اللہ'' ہیں اَور اِن کے بارے میں آیا ہے ﴿ لَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا ﴾ اِن کو مذاق نہ بناؤ اِن کا اِستعمال ایسے نہ کرو یہ حقوق ہیں بس جو بتا دیے اللہ تعالیٰ نے، اِن کی ایک ضرورت تھی نسلِ اِنسانی کو اللہ نے اُس کے اَحکام بیان فرما دیے تو مذاق نہ بناؤ اِستہزا نہ بناؤ ﴿ لَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا ﴾

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِن صحابی کو دو باتیں بتائیں کہ ایک تو یہ علامت ہے اِیمان کے مکمل ہونے کی کہ تمہیں نیکی کرنے کے بعد راحت میسر آئے جیسے راحت نصیب ہوتی ہو سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ برائی کرو تو طبیعت پر اُس کا بوجھ رہے سَاءَ تْكَ سَيِّئَتُكَ تمہیں اَپنی برائی بری لگے تو تم مومن ہو فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ .

اُن صحابی نے پھر دُوسرا سوال کیا کہ گناہ کیا ہے ؟ تو اِرشاد فرمایا مَاحَاكَ فِىْ صَدْرِكَ جو تمہارے دِل میں تردّد ہو اِذَا حَاكَ فِىْ نَفْسِكَ شَئْیٌ فَدَعْهُ جو چیز تمہارے دِل میں حلال وحرام میں تردّد پیدا ہو جائے پھر چھوڑ دو اَور یہ نہیں ہے کہ علماء کو تردّد نہیں ہوتا علماء کو بھی تردّد ہوتا ہے وہ بھی ایک دُوسرے سے پوچھتے ہیں پھر دُوسری جگہ بھیجتے ہیں وہاں سے پوچھتے ہیں جمع ہو کر غور کرتے ہیں سب کو ہوتا رہتا ہے دَرجہ بدرجہ اُنہیں کم چیزوں میں یا اُنہیں اہم چیزوں میں نئی چیزوں میں نئی اِیجادات کوئی ہوں تو، مشینی ذبیحہ ٹھیک یا نہیں ہے اِس کے بارے میں کچھ علماء کا خیال ہوا ٹھیک ہے کچھ کا خیال ہوا ٹھیک نہیں ہے آپس میں گفتگو کی دلائل ہوئے تو جن کا خیال تھا کہ ذبیحہ جائز ہے اُنہوں نے رجوع کر لیا کہ ہمارا خیال صحیح نہیں، صحیح مسئلہ یہی ہے کہ ذبیحہ مشینی جو ہے وہ ٹھیک نہیں ہے وہ درست نہیں ہے حرام ہے۔ تو سب کو ہوتا رہتا ہے تردّد، جب یہ ہو اَور حل نہ نکل رہا ہو تو اُس وقت اُسے چھوڑ دے تاوقتیکہ حل نکل آئے قابلِ اِطمینان، اَپنے نفس کی پیروی کرتے ہوئے نہیں کہ آپ کچھ ہیں جا کہیں رہے ہیں، جانتے ہیں کہ یہ غلط بتائے گا مسئلہ پھر بھی اُس کے پاس جا رہے ہیں۔ ایک عالم کو چھوڑ دیتے ہیں جو پڑھاتا بھی ہے سبق اَور جانتا بھی ہے اَور ایک اَور آدمی کے پاس چلے جاتے ہیں جنہیں کچھ بھی نہیں آتا اُس سے کہتے ہیں زبانی (بغیر تحریر وغیرہ کے)۔

طلاق کا مسئلہ اَور جاہل پیر :

اَب میرے پاس ایک صاحب آئے اَور وہ ایک سیّد ہے اللہ کا بندہ اَور بیوی کو طلاق دے چکا ہے وہ لوگ آئے میرے پاس اَور مجھے بتایا وہ کہتا ہے میرا پیر مراقبہ کر کے کہتا ہے کہ نہیں ہوئی طلاق، صحیح مسئلہ یہی ہے کہ نہیں ہوئی طلاق کیونکہ وہ مراقبہ کر کے کہہ رہا ہے تو گویا خدا سے ڈائریکٹ معلوم کر رہا ہے وہ اَور پھر اُسے پتہ چل رہا ہے۔ یہ کہتے تھے دیکھو اللہ کے بندے مسئلہ آگیا ہے اِس طرح سے یہ تو وہ چپ ہوجاتا تھا اُس کے بعد پھر پیر کے پاس جاتا تھا پیر پھر اُسے تسلی دیتا تھا مراقبہ کر لیتا تھا کوئی آنکھیں میچ کے اِس کے بعد پھر اُسے بتا دیتا تھا کہ اِس میں تمہاری تو نہیں ہوئی تمہاری تو نہیں ہوئی، بہت دِنوں اِس تردّد میں رہا تو مجھے بڑا عجیب لگا میں نے کہا یہ کوئی دلیل ہے مراقبہ کرلیا اَور کہہ دیا نہیں ہوئی ہے طلاق، یہ کوئی شرعی چیز بنتی ہے ؟ علمی چیزیں ہیں بتا دی گئیں ہیں اِسی لیے پڑھا جاتا ہے ورنہ پڑھے کون پھر تو سارے ہی مراقبہ کرلیا کریں اَور جو دِل میں آرہا ہے وہ کہہ دیا کریں پھر تو دین دین ہی نہ رہے۔

حالانکہ دین میں تو (علماء کی اِنتہائی محنت کے ساتھ) اِتنی باریک تر شقوق نکالی گئی ہیں (اَور اُن پر تحقیقات کر کے لوگوں کے لیے بہت ہی سہولتیں پیدا کر دی گئی ہیں مثال کے طور پر آپ) یہ کہتے ہیں نا کہ اَڑتالیس میل پر تو قصر ہوجاتا ہے اَب اَڑتالیس میل کیا ہوتا ہے، ایک میل کتنا ہوتا ہے ؟ تو علماء نے بہت پیائش کی بڑے پیانے نکالے اُنہوں نے کہا کہ (ایک میل) ایک ہزار ''باع'' کا ہوتا ہے، ''باع'' کہتے ہیں اِسے کہ یہ دونوں ہاتھ ایسے پھیلالو یہ دونوں ہاتھوں (کا پھیلاؤ) سمجھیے بن گئے چار ہاتھ (یعنی چار ذرع اَور ایک ذرع ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے تو) چار ہاتھ بن گئے چھ فٹ کے تو اَب چھ فٹ کو ایک ہزار سے آپ ضرب دیں تو چھ ہزار فٹ (کا ایک میل) اُنہوں نے پیائش کی ہے، اَور ایک ذرع کتنی ہے ؟ اُنہوں نے کہا کہ یہ چوبیس اُنگلیاں ہیں، اَچھا اُنگلی کتنی ہے ؟ اُنہوں نے کہا اِتنے چاولوں کے برابر اَور وہ جو (چاول) لیے جائیں گے وہ کس طرح رکھے جائیں گے ؟ ایک کو دُوسرے سے مِلا کر اِس طرح رکھو تو پھر وہ اُنگلی (کے برابر) بنے گی کیونکہ اُنگلی اَگر وہ پہلوانوں کی لی

جائے وہ بہت (بڑی ہوگی) اَور کسی پتلے دُبلے اَور نازک آدمی کی لی جائے تو وہ اَور ہوگی تو اُس کی بھی پیمائش بتلائی پھر کہا چاول کتنا ؟ کیونکہ چاول بھی کہیں موٹے کہیں باریک کہیں کیسے کہیں کیسے بہت قسم کے، اُنہوں نے کہا کہ خچر کے اِتنے بال لے لیے جائیں گے اَور خچر کے بال معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی جیسے ہوتے ہیں کیونکہ جہاں آب وہوا ایک ہی جیسی ہوتی ہے خچر وہیں ہوتا ہے تو اُس کے بال اِتنے لے لو وہ................مطلب یہ ہے میرے کہنے کا کہ اِن علمائے کرام نے جتنی محنت کی ہے وہ آپ کے اَنداز سے باہر ہے اِس کے باوجود ایک آدمی کسی جاہل کی پیروی تو کرے کہ اُس نے یوں مراقبہ کر کے بتادیا اَور علماء کے فتوے کا اِعتبار نہ کرے تو یہ داخل نہیں ہے اُس (تردّد والی صورت) میں بلکہ یہ بالکل حرام ہے۔

یہ جو مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ دِل میں تردّد تو دِل میں تردّد کا مطلب تو یہ ہے کہ سچ مچ جو متقی علماء ہیں جن کے پاس واقعی علم بھی ہے اُن میں اِختلاف پیدا ہوگیا تو اُس میں کیا کرے آدمی اَور وہ حنفی عالموں میں آپس میں بھی ہوسکتا ہے اَور وہی مراد ہے، حنفی شافعی نہیں ہے وہ تو اَلگ اَلگ مسلک ہوگئے، حنفیوں میں ہوگیا، شافعیوں میں ہوگیا آپس میں، مالکیوں میں ہوگیا، حنبلیوں میں ہوگیا، تو بس وہ چیز چھوڑ دے آدمی فَدَعْهُ ، کیونکہ بعض علماء کہہ رہے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے بعض کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے اَور دونوں متقی ہیں اَور اَگر اُن میں ایک جو کہہ رہا ہے کہ ٹھیک ہے متقی بھی نہیں ہے تو پھر سمجھ لو کہ وہ ہے ہی بالکل غلط، اُس میں تو پھر تردّد کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ تردّد تو وہاں ہوتا ہے جہاں دونوں بلند پایا ہیں دونوں متقی ہیں اَور دونوں علم میں بھی بڑے ہیں وہاں اِختلاف و تردّد ہوگا تو چھوڑ دے۔

اِس (حدیث) میں دو چیزیں اِرشاد فرمادی گئیں ایک اِیمان کی علامت اَور ایک گناہ تو دِل میں جب تردّد ہو بس اُسے چھوڑ دیا کرو تو سمجھو گناہ سے نجات ہوتی رہے گی بس پھر بچتے رہو گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِیمانِ کامل معرفتِ کاملہ عطا فرمائے آخرت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محشور فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء...........

❂ ❂ ❂